جلد ۲۲	مؤرخہ ۷ صفر ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۶۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل گیارہ بجے شب بذریعہ موٹر واپس تشریف لاکر آج بعد نماز عصر چند دنوں کے لئے اراضیات سندھ کے معائنہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم و تربیت۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلےٰ۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر بیت المال اور شیخ یوسف علی صاحب بی۔اے حضور کے ہمراہ گئے ہیں۔ جناب مرزا محمد اشرف صاحب ناظم جائداد بھی قبل ازیں وہاں پہنچے ہوئے ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

مسجد اقصےٰ کے مسقف حصہ کی توسیع کا کام گزشتہ جمعہ سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ جو نہایت سُرعت کے ساتھ جاری ہے۔

۸ مئی۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ کی صاحبزادی کا رخصتانہ ہوا۔ اس تقریب میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔ اور دعا کی۔

۹ مئی نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبد الغفور صاحب کو سہارنپور بھیجا گیا۔

گیانی واحد حسین صاحب کی لڑکی سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نیک اخلاق اللہ تعالےٰ کی معرفت سے پیدا ہوتے ہیں

(فرمودہ ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

اور جس قدر نیک اخلاق ہوتے ہیں۔ تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بد اخلاقی میں بدل جاتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کیلئے کھولا ہے۔ وہ ایک ہی ہے۔ یعنے دعا جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے۔ اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے۔ کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔ کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا۔ درحقیقت اس میں ایک دہریت کی رگ ہے۔ اور اس کو پورا پورا یقین و ایمان اللہ پر نہیں ہوتا۔ ورنہ اگر وہ جانتا۔ کہ کوئی خدا ہے۔ جو حساب و کتاب لینے والا ہے۔ اور ایک آن میں اس کو تباہ کر سکتا ہے تو وہ کیسے بدی کر سکتا ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا۔ درآں حالیکہ وہ مومن ہے۔ اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا۔ درآں حالیکہ وہ مومن ہے۔ بدکرداریوں سے نجات اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ یہ بصیرت اور معرفت پیدا ہو۔ کہ خدا کا غضب ایک ہلاک کرنے والی بجلی کی طرح گرتا۔ اور بھسم کرنے والی آگ کی طرح تباہ کر دیتا ہے۔ تب عظمت الٰہی دل پر ایسی مستولی ہو جاتی ہے۔ کہ سب افعال بد اندر ہی اندر گداز ہو جاتے ہیں۔

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۳ء)

جماعت احمدیہ بھاگلپور اور سلور جوبلی

بھاگلپور ۸ مئی سکرٹری صاحب احمدیہ ایسوسی ایشن حسب ذیل تار بنام "الفضل" ارسال کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بھاگلپور نے سلور جوبلی منانے کے لئے احمدیہ مسجد میں شکرانہ کی نماز ادا کی۔ احمدیہ مسجد میں احباب جماعت کے گھروں میں چراغاں کیا گیا۔ غرباء میں خیرات تقسیم کی گئی۔ ہز میجسٹی کو لنڈن میں مبارکباد کا تار ارسال کیا گیا۔

صوبہ سرحد کی انجمنوں کیلئے ضروری اطلاع

علاقہ صوبہ سرحد کی انجمنوں کی تشخیص آمد کا کام براہ راست ناظر بیت المال کے متعلق ہے جیسا کہ اعلان اخبار الفضل مندرجہ ۱۰ رمئی ۱۹۳۵ء سے واضح ہے۔ میں نے صوبہ سرحد کی انجمنوں کے احباب کی آمد تشخیص کرنے کے لئے صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب کو مقرر کیا ہے۔ اس کام کے لئے صاحبزادہ صاحب عنقریب کام شروع کرنے والے ہیں۔ عہدہ داران جماعت اور احباب سے درخواست ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب جس انجمن میں تشخیص آمد کی غرض سے تشریف لے جائیں۔ ان کا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

احمدیہ ہوسٹل لاہور

نتیجہ امتحان انٹرنس جلد نکلنے والا ہے۔ کالجوں میں فسٹ ایر کا داخلہ ماہ مئی کے آخیر میں ہوگا۔ جو احمدی طالب علم لاہور کے کالجوں میں داخل ہوں۔ انہیں احمدیہ ہوسٹل میں رہائش اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ہوسٹل صرف اس غرض سے قائم کیا گیا ہے۔ کہ احمدی لڑکے اکٹھے مل کر رہیں۔ خاصکر وہ جو نئے نئے لاہور میں آتے ہیں۔ تاکہ وہ غیروں کے اثر سے محفوظ رہیں۔ اور اپنا ایک مستقل کیریکٹر احمدیہ ہوسٹل کی فضا میں بنائیں۔ یہاں درس اور نمازوں کا باقاعدہ انتظام ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لاہور تشریف لائیں تو ہوسٹل میں ضرور تشریف لاتے ہیں۔ اس طرح حضور کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا بھی اکثر موقعہ ملتا رہتا ہے۔ طلباء کے والدین کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو احمدیہ ہوسٹل میں داخل کرائیں۔ احمدیہ ہوسٹل ۲۶ ایمپرس روڈ پر واقع ہے۔

خاکسار محمد نذیر خان سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

(۱) دھوبیوں کی ضرورت

قادیان میں دھوبیوں کی قلت ہے۔ اگر باہر سے احمدی دھوبی قادیان میں آجائیں تو ان کو کام کافی مل سکتا ہے۔ ان کی ہر طرح اخلاقی مدد کی جائے گی۔

ناظر امور عامہ قادیان

ھدایت نسواں

مصنف نے اس کتاب میں لڑکی کی پیدائش سے زندگی کی آخری عمر تک ہر ایک پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ تربیت اطفال کے متعلق مفید اور کارآمد نصائح لکھی ہیں۔ امور خانہ داری پر عمدگی سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت صرف ۸ آنے رعایتی ۵ آنے اکٹھی لینے پر اور بھی رعایت ہوگی۔ ملنے کا پتہ شیخ محمد بشیر آزاد جرنلسٹ انبالہ شہر

شمۂ از سرگذشت احرار

از جناب میاں محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے آنرز ایل۔ ایل۔ بی۔ کپور تھلہ

(۳)

ایا مدعی چند کیں پروری | کہ کیں پروری نیست دیں پروری
ترنت را چو مجلِ سمیں پروری | کہ از لقمۂ آن دا ایں پروری
چہ نازی بریں لحم و شحم و بدن
کہ دارد چنیں گردنے کرگدن
بہ غیبم میسر حضوری شود | کہ عاشق نہ پابندِ دوری شود
غیوری چو آید صبوری شود | کہ جا ہا صبوری ضروری شود
نگویم کہ بدگفتہ بد بشنو
ولیکن یکے آواز گنبد بشنو
بدر آ زِ کاشانہ ہرزہ لاف | نقابے کشا رُو نما در مصاف
پلاسے بپوش و حریرے مباف | ہماں ننگ بر بند بر روئے ناف
یکے کار باما حریفانہ کُن
سفیہانہ گفتی شریفانہ کُن
بیاتا بتوران و ایراں رویم | پئے دیں بآباد و ویراں رویم
فقیرانہ پیشِ امیراں رویم | بآزادگان و اسیراں رویم
روایاتِ پیشینہ تازہ کنیم
برخسارِ اسلام غازہ کنیم
بجاپان و چین و بیونان و رُوم | بامریک و یورپ بہر مرز و بُوم
بخشک و ترو ہم بریگ و سموم | ز قرآں بباریم تازہ علوم
فشاندن بریں کار جان و رواں
نگیتی شدن کارواں کارواں
بیاتا ہنرہا بکار آوریم | بباغِ محمدؐ بہار آوریم
ہمہ چیز بہرِ نثار آوریم | کہ اسلام را برگ و بار آوریم
دریں باب ہر کس کہ شد کامیاب
ہمو راست خرما ہمو را ثواب
ز بندِ دلیراں نہ رستن تواں | ہم از چنگ شیراں نہ جستن تواں
نہ حق را بباطل شکستن تواں | شکستے بباطل نہ بستن تواں
اگر تاب داری بہانہ مگیر
ہماں عذرہائے زنانہ مگیر
اگر بہرِ صلح و صفا آمدی | دگر بہرِ جنگ و جفا آمدی
تو در قادیاں صیدِ ما آمدی | بصدقِ مسیحاؑ گوا آمدی
بدار الاماں رفت عہدِ عتیق
کہ یاتون من کل فج عمیق
سخن بود شیریں درازی گرفت | بر دوستاں سرفرازی گرفت
بمحمود مظہر ایازی گرفت | کہ ملکے ۔ لغاں بباز ی گرفت
یکے ذرۂ مہرِ تابندہ ام
بمہرش کہ از مہرِ اُو زندہ ام
بباغِ سخن گل ببویم ہمے | بنا فرصتی پویہ پویم ہمے
بریں بیش خواہم کہ گویم ہمے | یک امروز فرصت بجویم ہمے
بخواہم سخن برفشانم ہمے
بداں را بدریا رسانم ہمے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۷ صفر ۱۳۵۴ھ

سلور جوبلی کی تقریب پر احراریوں کا تشدد

حکومت اور ہمدردانِ قوم کیلئے قابلِ توجہ امر

جماعت احمدیہ کے افراد پر مختلف مقامات پر احراریوں کی طرف سے جو تشدد اور ظلم ہو رہا ہے۔ اس کے نتائج کی طرف اس وقت تک بہت کم لوگوں کو توجہ ہوئی ہے۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت بھی غفلت اور لاپرواہی کا اظہار کر رہی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ جیسی امن پسند اور پابندِ قانون جماعت پر مظالم کر کے احراری ملک میں مستقل بدامنی۔ اور فتنہ پردازی کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور اس طرح ان کے مونہہ کو جو خون لگ رہا ہے۔ وہ دوسروں پر جبر و ستم کرنے کے لئے ان کا محرک ثابت ہوگا۔ وہ جس کے خلاف جب چاہیں گے۔ آمادہ ستم ہو جائیں گے۔

اس کا تازہ ثبوت ان چند ایک واقعات سے مل سکتا ہے۔ جو سلور جوبلی کے سلسلہ میں بعض مقامات پر رونما ہوئے ہیں۔ احراریوں نے سلور جوبلی کی تقریب کے بائیکاٹ کا اعلان کیا اور تحریک کی۔ کہ مسلمان اس موقعہ پر نہ کسی قسم کی خوشی کا اظہار کریں۔ اور نہ جشن کی کسی تقریب میں شریک ہوں۔ اس کے بعد حسب معمول اسے مذہب کا رنگ دینے کی کوشش کی گئی۔ اور یہاں تک کہہ دیا گیا۔ کہ جو شخص جشن جوبلی میں حصہ لے گا۔ اور مسجدوں میں چراغاں کرے گا۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا۔ مسلمانوں نے یہ سب کچھ سنا۔ مگر اسے کوئی وقعت نہ دی۔ اور ہر جگہ پوری کوشش اور سعی سے سلور جوبلی کی تقریب میں حصہ لیا اس پر جہاں جہاں احراریوں کا بس چلا۔ وہ تشدد اور جبر پر اتر آئے۔ اور احراری اخبارات زمیندار اور احسان بڑے فخر کے ساتھ ان کارناموں کا ذکر کر رہے ہیں۔ چنانچہ زمیندار لکھتا ہے:-

"آج چند نوجوان جو ۵ مئی کے جلسہ میں جو دہلی دروازہ کے باہر زیر اہتمام مجلس احرار مولانا ظفر علی خاں صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ شریک تھے۔ جب مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے شاہی مسجد میں پہونچے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ مسجد کے صحن اور اس کے میناروں پر ایک وسیع پیمانے پر چراغاں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ نوجوانوں نے نمازیوں سے اپیل کی۔ کہ کیا کراچی کے خونچکاں حادثہ کے بعد مسلمان مسجد میں ایسے چراغاں کو جائز سمجھتے ہیں۔ اس پر ایک جماعت نے اسی وقت جلتے ہوئے چراغاں کو غیر معمولی سرگرمی کے ساتھ بجھانا شروع کر دیا میناروں کے دروازوں پر اگرچہ قفل لگے ہوئے تھے۔ لیکن کام کرنے والے کسی نہ کسی طرح میناروں کے اوپر بھی چڑھ گئے۔ اور چراغ نیچے پھینک دیئے یا گل کر دیئے۔ اسی دوران میں قلعہ سے چند مزدور سروں پر گیس روشنی کی لئے ہوئے پہنچ گئے۔ لیکن انہیں یہ بتایا گیا۔ کہ اگر تم مسجد میں گیس کی روشنی کرو گے۔ تو گیس توڑ دیئے جائیں گے۔ چنانچہ یہ سنکر وہ گیس سمیت واپس چلے گئے۔"

گویا اس دن احراریوں نے شاہی مسجد میں پہنچکر وہاں جبر سے کام لینا شروع کر دیا۔ اس وقت اگر کوئی ان کا مزاحم ہوتا۔ تو یقیناً فساد کھڑا ہو جاتا۔ لیکن چونکہ کوئی انہیں روکنے والا نہ تھا۔ اس لئے ان کا سارا غصہ چراغوں کو ادھر ادھر پھینکنے پر ہی اترا۔

امرتسر کے ایک جلسہ کے متعلق "احسان" نے لکھا ہے۔ وہاں احراریوں نے اس قدر شور مچایا کہ جلسہ درہم برہم ہو گیا۔ حالانکہ جلسہ کرنے والے وہ لوگ تھے۔ جو احراریوں کے محسن اور اس وقت تک ان کی پیٹھ ٹھونکتے چلے آ رہے ہیں۔

راولپنڈی کے متعلق جو واقعہ اخبارات میں چھپا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے ایک مسجد پر یونین جیک لہرایا۔ اور روشنی کی۔ اس پر احراریوں کی ایک پارٹی مسجد میں داخل ہو گئی۔ اور روشنی گل کر دی۔ جوبلی فلیگ اور یونین جیک اتار کر سیاہ جھنڈا لہرا دیا۔ مسجد کے منتظمین نے پولیس کو طلب کر کے حالات پر قابو پایا۔

ان واقعات سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ عام مسلمان احراریوں کی شرارتوں کے مقابلہ میں دبتے جا رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ احراری روز بروز جبر و تشدد میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور کھلم کھلا ایسے افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جو حکومت کے وقار کو خاک میں ملانے والے۔ اور عوام کے دلوں سے اس کی وقعت کھونے والے ہیں۔

یہ نتیجہ ہے اس بات کا۔ کہ احراریوں کو اہل ملک اور خود حکومت نے جماعت احمدیہ ایسی پُر امن۔ اور تمام انسانوں کی خادم جماعت پر ظلم و ستم کرنے کے لئے کھلا چھوڑ رکھا ہے۔ ان کی صریح اور واضح زیادتیوں اور ستم رانیوں کو دیکھ کر نہ تو عام پبلک ان کے خلاف کوئی پر زور آواز اٹھاتی ہے۔ اور نہ حکومت کوئی مؤثر کارروائی کرتی ہے۔ اس وجہ سے ان کے حوصلے روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور سلور جوبلی کے موقعہ پر انہوں نے بتا دیا ہے۔ کہ وہ ہر اس تحریک کی مخالفت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جسے وہ اپنے اغراض کے خلاف سمجھیں۔ اور اس کے خلاف تشدد اور جبر سے کام لینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔

حکومت اور خیر خواہانِ ملک و قوم نے اگر اب بھی اس طرف توجہ نہ کی۔ اور احرار کو ان کی ستم رانیوں میں بڑھنے دیا تو اس کا جو کچھ نتیجہ ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ حکومت کو ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے گا جو تشدد سے کام لے کر فتنہ و فساد کو زیادہ خطرناک بنا دیں گے۔ اور عوام ان سے مرعوب ہو کر حکومت کا ساتھ دینے سے قاصر رہینگے جیسا کہ سلور جوبلی کے موقعہ پر ہو بھی چکا ہے یہ تقریب ایک سرکاری تقریب تھی۔ لیکن اس میں حصہ لینے والوں کے خلاف جہاں احراریوں نے تشدد سے کام لیا۔ وہاں کوئی ان کے سامنے نہ آیا۔ اور ہر ایک نے اپنی عزت کی حفاظت اسی میں سمجھی۔ کہ گھر میں بیٹھا رہے۔ یہ صریح ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ حکومت کی غفلت۔ اور کوتاہی سے احراریوں کے بڑھے ہوئے حوصلے دوسروں کی عزت و آبرو کے لئے باعثِ خطرہ بنے ہوئے ہیں اور جب ایک نہایت اہم سرکاری تقریب میں حصہ لینے والوں کی یہ حالت ہو سکتی ہے تو اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جن لوگوں کے خلاف مذہب کی آڑ لے کر احرار فتنہ پردازی کر رہے ہیں۔ اور عوام کو اشتعال دلا کر ستم رانی میں مصروف ہیں۔ ان کی کیا حالت ہو سکتی ہے۔

آج تک دنیا میں کبھی کوئی مذہبی جماعت ظلم و جبر کے ساتھ مٹائی نہیں جا سکی۔ بڑی بڑی جابر اور ظالم حکومتیں اس میں ناکامی و نامرادی کا مونہہ دیکھ چکی ہیں پھر احراریوں کی کیا حقیقت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو مٹا سکیں۔ خواہ در پردہ ان کی امداد کرنے والے کوئی ہوں۔ لیکن حکومت کے متعلق عوام میں بدظنی پھیلنا اور حکومت کے وقار کا اٹھ جانا ہمیشہ خطرناک انجام کا موجب ہوتا رہا ہے۔

پس جماعت احمدیہ تو زندہ رہے گی۔ ہر قسم کے مظالم برداشت کر کے زندہ رہیگی اور نہ صرف زندہ رہے گی۔ بلکہ جس قدر زیادہ اس پر مظالم ہونگے۔ اسی قدر جلدی اس کی ترقی ہوگی۔ لیکن حکومت کے لئے جو خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق اسے سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ احراریوں کی خلاف امن حرکات نظام حکومت۔ اور قیام امن کے لئے کس قدر مشکلات پیدا کر رہی ہیں۔ اگر ذمہ وار حکام اس طرف توجہ کریں۔ تو اس خطرہ کا انسداد ہو سکتا ہے جسے احراری دعوت دے رہے ہیں۔ اور جسے روز بروز قریب لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق بعض اعتراضات کے جواب

اخبار "اہل السنت والجماعت" کے خود ساختہ معیار

اخبار "اہل السنت والجماعت" امرتسر کی اشاعت مورخہ یکم اپریل میں "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوئے نبوت و رسالت اور اس کا جواب" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں صداقتِ انبیاء کے خود ساختہ معیار بیان کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ ان معیاروں پر پورے نہیں اترتے۔ اس لئے آپ نعوذ باللہ صادق و راستباز نہیں۔

پہلا معیار یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ "جتنے حضرات انبیاء سابقین گزرے ہیں۔ سب کے نام مبارک مفرد ہیں۔ کسی کا نام مرکب نہیں۔ جیسے موسٰے۔ عیسٰے۔ یحیٰ۔ ابراہیم۔ اسماعیل زکریا۔ داؤد۔ سلیمان۔ یوسف و محمد وغیرہ۔ بخلاف غلام احمد کے کہ یہ مرکب ہے۔ مضاف و مضاف الیہ سے۔ پس اگر آپ بھی نبی و رسول ہوتے۔ تو آپ کا نام بھی مفرد ہوتا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آپ زمرۂ انبیاء میں داخل نہیں ہیں"۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ معیار وہ ہونا چاہیئے۔ جو قرآن و احادیث سے مستنبط ہو۔ بھلا نام کے مرکب یا مفرد ہونے کا نبوت کے ساتھ کیا تعلق۔ دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ اذ قالت الملائکۃ یامریم ان اللہ یبشرک بکلمۃٍ منہ اسمہ المسیح عیسٰی ابن مریم وجیھاً فی الدنیا والاٰخرۃ (آل عمران ع ۵) اس آیت میں صراحتاً یہ ذکر ہے۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کا نام مسیح عیسٰی ابن مریم رکھا گیا۔ اور یہ مفرد نہیں۔ بلکہ مرکب ہے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا نام بھی مرکب ہے۔ چنانچہ عربی دانوں نے اس کے دو حصے کئے ہیں۔ ایک سمع اور دوسرا ایل۔ عبرانی والے بھی اس کے دو حصے کرتے ہیں۔ ایک یسمع اور دوسرا ایل۔ پس اسماعیل عبرانی کے لحاظ سے یسمع اور ایل اور عربی کے لحاظ سے سمع اور ایل دو لفظوں سے مرکب ہے۔ سمع کے معنی ہیں سن لیا اور ایل کے معنی ہیں خدا۔ ایل درحقیقت عربی زبان کے لفظ اَل سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہیں قدرت رکھنے اور متوجہ ہونے والا چونکہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں پر رحم و کرم کرتا اور بار بار ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا یہ نام ہوگیا۔ پس سمع ایل کے معنی ہیں خدا نے سنا۔ اس سے بگڑ کر اسماعیل بن گیا۔ اور بائیبل میں اس نام کے رکھے جانے کی یہی وجہ لکھی ہے۔ چنانچہ وہاں آتا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چھوٹی بیوی ہاجرہ ان کی بڑی بیوی سارہ کے تنگ کرنے کی وجہ سے گھر سے نکلیں۔ تو "خداوند کے ایک فرشتہ نے اسے میدان میں پانی کے ایک چشمہ کے پاس پایا۔ یعنی اس چشمہ کے پاس جو صور کی راہ پر ہے۔ اور اس نے کہا کہ اے سری کی لونڈی ہاجرہ تو کہاں سے آئی اور کدھر جاتی ہے۔ وہ بولی کہ میں اپنی بی بی سری کے سامنے سے بھاگی ہوں۔ اور خداوند کے فرشتے نے اسے کہا۔ کہ تو اپنی بی بی کے پاس پھر جا۔ اور اس کے تابع رہ۔ پھر خداوند کے فرشتے نے اسے کہا۔ کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا۔ کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے اور خداوند کے فرشتے نے اسے کہا کہ تو حاملہ ہے۔ اور ایک بیٹا جنے گی۔ اس کا نام اسمٰعیل رکھنا۔ کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا" (پیدائش ۱۶ / ۱۱-۷)

پس اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام باوجود مرکب نام رکھنے کے نبی ہو سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مرکب نام کی وجہ سے نبی نہیں بن سکتے۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام ابی اور رہام سے مرکب ہے۔ جس کے معنی ہیں بلندی کا باپ۔ اور حضرت موسٰے علیہ السلام کا نام مو اور شی سے مرکب ہے۔ مو پانی کو کہتے ہیں۔ اور شی چیز کو۔ یعنی پانی کی چیز۔ چونکہ حضرت موسٰے علیہ السلام کو ولادت کے بعد پانی میں ڈال دیا گیا۔ اس لئے آپ کا نام یہ ہوا۔ پس درحقیقت جو معیار بیان کیا گیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل نام غلام احمد نہیں۔ بلکہ احمد ہے۔ غلام خاندانی زائد نام تھا۔ جو آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ بھی لگا ہوا تھا۔ اسی لئے آپ جب بیعت لیتے تو احمد کے نام پر لیتے۔ اشعار میں بھی آپ نے کہا ہے ؎

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

دوسرا معیار یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ "نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ بخلاف مرزا صاحب قادیانی کے کہ لاہور میں فوت ہوئے اور قادیان میں دفن ہوئے"۔ یہ معیار اس حدیث سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس کا ایک راوی الحسین بن عبد اللہ ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے کہ ترکہ احمد بن الحنبل وعلی بن المدینی والنسائی وقال البخاری یقال انہ کان یتھم بالزندقۃ (حاشیہ علامہ سندی بر ابن ماجہ صفحہ ۲۵۰ مصری) یعنی امام احمد بن حنبل علی بن المدینی اور نسائی نے اس راوی کو ترک کیا ہے۔ اور حضرت امام بخاری نے کہا ہے۔ کہ اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ زندیق تھا۔ نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۲۵۰ پر بھی لکھا ہے وقد روی ان الانبیاء یدفنون حیث یقبضون کما روی ذالک ابن ماجہ باسناد فیہ حسین ابن عبد اللہ الھاشمی وھو ضعیف۔ کہ اس حدیث میں حسین بن عبد اللہ ہاشمی اول درجہ کا ضعیف راوی ہے۔ ملا علی قاری بھی فرماتے ہیں۔ وفی اسنادہ عبد الرحمٰن الملیکی یضعف (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) یعنی اس کی اسناد میں عبد الرحمٰن ملکی ضعیف ہے۔

پس یہ حدیث ضعیف روائت کی وجہ سے ناقابل قبول ہے۔ پھر ایک اور حدیث اس کی تردید بھی کرتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ وقد جاء ان عیسٰی بعد لبثہ فی الارض یحج ولیعود فیموت بین مکۃ والمدینۃ فیحمل الی المدینۃ فیدفن فی الحجرۃ الشریفۃ (مرقاۃ صفحہ ۱۵ مجتبائی کتاب الفتن) یعنی ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام اپنی عمر کا زمانہ گزار کر حج کرنے جائیں گے پھر واپس آئیں گے۔ اور مکہ مدینہ کے درمیان فوت ہونگے۔ پھر وہاں سے مدینہ کی طرف انکو اٹھا کرلے جایا جائیگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں دفن کیا جائیگا۔ یہ حدیث بھی بتاتی ہے۔ کہ وہ حدیث درست نہیں۔ کہ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے۔ ورنہ یہ ذکر نہ آتا۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کو مکہ و مدینہ کے درمیانی راستہ سے اٹھا کر مدینہ لے جایا جائیگا۔ پھر اس حدیث کے ناقابل قبول ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے۔ چنانچہ آتا ہے روی ان یعقوب علیہ السلام مات بمصر فحمل الی ارض الشام من مصر وموسٰی علیہ السلام حمل تابوت یوسف بعد ما اتی علیہ زمان الی ارض الشام من مصر (بحر الرائق شرح کنز الدقائق جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ مصری) یعنی روایات میں ذکر آتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام مصر میں فوت ہوئے مگر وہ مصر سے ارض شام کی طرف اٹھا کر لائے گئے اسی طرح حضرت موسٰے علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کا تابوت بہت مدت گزرنے کے بعد شام میں لائے

تیسرا معیار یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ "جتنے انبیاء علیہم السلام دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں۔ سب نے ایک دوسرے کی تصدیق کی ہے۔ یعنی پچھلے نبی نے پہلے کی تصدیق کی۔ اور پہلے نے آنے والے کی بشارت دی۔ اور سب نے ایک دوسرے کی عزت و تعظیم کی بخلاف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کہ انہوں نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان عالی کا کوئی قدر نہیں کیا۔ اور ان کے حق میں ایسے الفاظ لکھ دیئے۔ جو ہرگز نہ لکھنے چاہیئے تھے"۔

افسوس کہ مخالفین احمدیت کا یہ وہی دیرینہ اعتراض ہے جس کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر اعتراض کرنے سے وہ باز نہیں آتے۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی ایک جگہ بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین نہیں کی۔ بلکہ آپ بارہا فرما چکے ہیں "ہم اس بات کیلئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں۔ اور آپکی نبوت پر ایمان لائیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔ (ایام الصلح ٹائیٹل پیج) پس آپ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ہرگز توہین نہیں کی۔ ہاں بعض الفاظ جو سخت سمجھے جاتے ہیں۔ وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق نہیں بلکہ اس یسوع کے متعلق ہیں جسے عیسائی اپنا خدا قرار دیتے ہیں

ملک معظم کا پیغام اپنی رعایا کے نام

پچیس سالہ خدمت ملک و رعایا کا ذکر مصیبت زدوں کی تکالیف کا احساس۔ آئندہ کے متعلق امید

لنڈن ۶ مئی ۱۹۳۵ء۔ آج رات کو سلطنت کے نام ملک معظم نے جو پیغام دیا۔ اس میں فرمایا:-

"میں اب از سر نو اپنی آئندہ زندگی رعایا کی خدمت کے لئے وقف کرتا ہوں"

اس کے بعد ملک معظم نے فرمایا

"آج صبح لکھو کھہا نفوس کے بشاش مجمع سے گزرتے ہوئے میرے دل پر اس پچیس سالہ خدمت کے خیال سے جو میں اپنے ملک اور رعایا کی خاطر بجا لایا۔ نہایت گہرا اثر ہوا۔ الفاظ میرے خیالات اور جذبات کی ترجمانی نہیں کر سکتے۔ میں سر دست صرف یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں اور میری ملکہ تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ماضی کا خیال مجھے خدا کا شکر گزار ہونے پر مجبور کرتا ہے میں اور میری رعایا مشکلات اور مصیبتوں میں سے گزر رہے ہیں۔ جو ابھی تک ختم نہیں ہوئیں"

ملک معظم نے ان لوگوں کے متعلق جو بیکار ہیں۔ یا ایسے لوگ کہ جو اپاہج ہیں سخت قلبی تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

"اس کے علاوہ آئندہ اور بھی مشکلات ہو سکتی ہیں۔ لیکن ان کا حل استقلال ہمت اور اتحاد سے کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں آئندہ کے متعلق بہت افزا امید۔ اور یقین رکھتا ہوں"

ملک معظم نے "پرنس آف ویلز جوبلی ٹرسٹ" کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:-

مستقبل کا اچھا ہونا موجودہ نوجوانوں پر منحصر ہے۔ اور بالخصوص بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ

انہیں ہمیشہ اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ایک دن وہ ایک بڑی حکومت کی رعایا ہونگے۔ جس کی خدمت کی بجا آوری کے لئے انہیں دل و جان سے طیار رہنا چاہیئے۔

ملک معظم نے فرمایا

"میرے دل پر ان تمام پیغامات کا جو کہ مقبوضات۔ نو آبادیات۔ ہندوستان اور انگلینڈ سے مجھے موصول ہوئے ہیں۔ نہایت گہرا اثر ہے۔ میں تمام ان لوگوں کا جو میرا پیغام سن رہے ہیں۔ تہ دل سے ممنون ہوں۔

اختتام پر ملک معظم نے فرمایا۔

"میرے خیالات اور جذبات کی صحیح اور مناسب طور پر سوائے ان الفاظ کے جو ملکہ وکٹوریا نے اپنی "ڈائمنڈ جوبلی" پر لوگوں سے کہے تھے۔ کوئی اور الفاظ ترجمانی نہیں کر سکتے۔ پس میں ان کو دہراتے ہوئے یہی کہوں گا۔ کہ میں اپنی محبوب رعایا کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انہیں برکت دے" (رائٹر)

ملک معظم کی خدمت میں مبارکباد کا تار

کلکتہ ۶ مئی: ذیل کا تار جماعت احمدیہ کلکتہ نے ملک معظم کی خدمت میں روانہ کیا۔

احمدیہ ایسوسی ایشن کلکتہ وفادارانہ مبارکباد عرض کرتی ہوئی مسرت کا اظہار کرتی ہے۔ (نامہ نگار)

ملک معظم کی خدمت میں مبارکباد کا تار

۶ مئی ۱۹۳۵ء کو قریشی محمد صادق صاحب بی اے سیکرٹری پریذیڈنٹ سلور جوبلی کمیٹی جماعت احمدیہ قادیان نے مبارکباد کا تار ملک معظم کی خدمت میں بھیجا ۔

اہل ہند کی طرف سے ملک معظم کو وائسرائے ہند کا پیغام مبارکباد

۶ مئی کو سلور جوبلی کی تقریب پر ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے ذیل کا پیغام حضور ملک معظم کی خدمت میں ارسال فرمایا:-

آج کے مبارک دن کی تقریب پر میں ہندوستان کے والیان ریاست۔ اور رعایا کی طرف سے ملک معظم کی خدمت میں مؤدبانہ اور مخلصانہ ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اور دلی دعا کرتا ہوں کہ ملک معظم ہندوستان پر ایک لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے لئے زندہ رہیں۔ ملک معظم سے وفاداری اہل ہند کا شعار چلا آتا ہے۔ اور اگرچہ موجودہ سیاسی کشمکش میں ہندوستان کے کروڑہا نفوس سے یہ امید رکھنا ناممکن ہے۔ کہ وہ اس سیاسی اثر اور دباؤ سے بالاتر ہوں۔ جو کہ سیاسی ترقی اور انقلاب کا نتیجہ ہے۔ مگر ہم ملک معظم کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم ان کی ذات کو سیاسیات سے بالاتر تصور کرتے ہیں۔ اور انہیں اس امر کا یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم ان کی حکومت اور ان کے خاندان کے مخلص وفادار ہیں۔ ہم ملک معظم کے شکر گزار ہیں۔ کہ وہ ہندوستانی رعایا کی ترقی اور بہبودی میں دلچسپی لیتے رہے ہیں۔

اہل پنجاب کی طرف سے ملک معظم کی خدمت میں ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کا پیغام تہنیت

لاہور ۷ مئی۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب سر ہربرٹ ایمرسن نے سلور جوبلی کی تقریب پر حسب ذیل پیغام ارسال کیا۔

گورنر پنجاب نہایت ادب و احترام سے آپ کی خدمت میں اپنی طرف سے، پنجاب کے والیان ریاست۔ اور آپ کی عام رعایا کی طرف سے سلور جوبلی پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہے۔ اور آپ کو ان کی وفاداری اور اطاعت شعاری کا یقین دلاتے ہوئے آپ کی درازی عمر کی دعا کرتا ہے۔

سلور جوبلی میڈل

کلکتہ ۶ مئی۔ آج بنگال گورنمنٹ کی طرف سے سلور جوبلی کی یادگار کے طور پر جوبلی میڈل پانے والوں کے ناموں کی جو فہرست اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں ہمارے محترم بزرگ خان بہادر الحاج مولوی ابو الہاشم خان صاحب چودھری ایم۔ اے کا بھی نام ہے۔ (نامہ نگار)

نوشہرہ ۷ مئی۔ ہز ایکسیلنسی گورنر صوبہ سرحد نے سلور جوبلی کے موقعہ پر جناب مرزا غلام حیدر صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ کو ان خدمات کے اعتراف میں جو وہ اسلامیہ ہائی سکول نوشہرہ کے منیجر ہونے کی حیثیت میں سرانجام دیتے رہے ہیں۔ تمغہ عطا فرمایا۔ (نامہ نگار)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے

عقیدت و اخلاص کا اظہار

چندہ تحریک جدید میں جماعت ہائے احمدیہ بیرون ہند کی شرکت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کے چندہ میں جن بیرون ہند کی جماعتوں نے لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدے کی رقوم ارسال کی تھیں۔ ان کی ایک قسط اخبار الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء میں شائع کی جا چکی ہے۔ اب دوسری قسط ذیل میں دی جاتی ہے

(۱) لنڈن سے جناب درد صاحب نے ایک فہرست ۱۰ احباب کی ارسال فرمائی ہے جن کی رقم ۶-۱۳-۴۸ پونڈ کی ہے۔ مولانا درد صاحب کا اپنا وعدہ ۲۱۰ روپے اس کے ماسوا ہے۔ اس طرح کل وعدہ جماعت احمدیہ لنڈن کا ۷۷۳ روپے ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) جماعت پاڈانگ سماٹرا بذریعہ محمد جاتم صاحب فہرست ۱ ۶۵ روپے فہرست سماٹری زبان میں ہے

جماعت پاڈانگ سماٹرا بذریعہ ظاہر سوتن جاراجہ فہرست ۲ ۶۰ روپے

جماعت پاڈانگ سماٹرا بذریعہ بگندا محمد شریف صاحب فہرست ۳ ۳۵ روپے

جماعت پاڈانگ سماٹرا بذریعہ عبدالواحد صاحب سماٹری فہرست ۴ ۱۳۰ روپے

جماعت پاڈانگ سماٹرا بذریعہ محمد یوسف صاحب فہرست ۵ ۷۵ روپے فہرست اردو زبان میں ہے

جماعت پاڈانگ کی فہرست ۵ اردو زبان میں ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور لکھا ہے۔ ہم مندرجہ ذیل افراد حضور اقدس کی خدمت عالیہ میں عرض کرتے ہیں۔ کہ نئی تحریک پر ہم لبیک کہتے اور حضور سے عرض کرتے ہیں۔ کہ ہماری ناچیز قربانیوں کو قبول فرمائیں۔ اس کے علاوہ ہم حضور سے یہ بھی گزارش کرتے ہیں کہ حضور ہماری ترقیوں کے لئے اور احمدیہ جماعت پاڈانگ کی ترقیوں کے لئے دعا فرمائیں۔ ہم بھی حضور کی صحت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ حضور کی تمام سکیموں کو کامیاب کرے۔ تفصیل چندہ یہ ہے۔

یوسف گرسپانور اجو کیطرف سے نئی تحریک میں ۱۰ روپے

ڈمنگ " ۶۰ "

سوتن لوتنگ " ۵ "

داتور اجو سیر " ۵ "

گاتن کن " ۵ "

(۳) جماعت بتاوی جاوا بذریعہ مولوی رحمت علی صاحب فہرست ۱ ۷۰ روپے

بوگر " " " ۲ ۶۰ "

کل ۱۳۰

(۴) جماعت لیگوس افریقہ بذریعہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب فہرست ۱ ۷۹۵

" " " " ۲ ۱۱۱

" " " " ۳ ۱۱۴

کل ۱۰۲۰

(۵) جماعت ماریشس بذریعہ حافظ جمال احمد صاحب ۸۰

(۶) جماعت قاہرہ بذریعہ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ۲۱۵

(۷) جماعت پورٹ بلیر بذریعہ اقبال محمد خان صاحب ۹۰

(۸) ایران سے ایک دوست مبلغ ۲۰۰ کا وعدہ ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ میرا نام اشتہار میں اس لئے نہ شائع کیا جائے کہ میں اپنے نام کی اشاعت پسند نہیں کرتا۔

(۹) بابو محمد یوسف صاحب لنڈی افریقہ ۱۰۰

(۱۰) نیروبی افریقہ سے مع گذشتہ شائع شدہ وعدہ کے ۱۹۵۰ شلنگ کا وعدہ ہے۔ جو ۱۳۰۰ روپے بنتے ہیں۔

(۱۱) امریکہ سے سید عبدالرحمٰن صاحب کا وعدہ ۱۲۰ ڈالر کا جو ۳۵۰ روپیہ کے قریب ہے۔ اور صوفی مولوی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کا ایک صد روپیہ داخل ہو چکا ہے۔ صوفی صاحب نے امریکہ کی دوسری جماعتوں کی نسبت حسب ذیل اطلاع دی ہے۔ "اس وقت تک شکاگو انڈیانا پولیس اور سنسناٹی تین جماعتوں میں تحریک کی جا چکی ہے۔ تینوں جماعتوں کے مخلصین نے اپنے اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے لبیک کہا۔ اکثر دوستوں نے پانچ پانچ ڈالر فی کس وعدہ کیا۔ جو کم و بیش پندرہ روپیہ کے قریب ہے ہر ایک جماعت کے پچاس اور ساٹھ ڈالر کے درمیان وعدے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ مئی کے آخر یا جون کے ابتداء میں چندہ وصول کر کے معہ اسماء چندہ دہندگان ارسال کروں گا۔ آئندہ ہفتہ تک ڈیٹرائٹ اور پٹسبرگ کی جماعت میں تحریک کر کے اطلاع دونگا۔

تمام جماعتوں میں دورہ کرنے کے لئے دو ماہ لگ جائیں گے۔ میں اس مبارک کام میں مصروف ہوں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی درخواست ہے"

ذیل میں اس وقت تک جو وعدے آ چکے ہیں۔ ان کی فہرست جماعت وار دی جاتی ہے یہ خلاصہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک آنے والے وعدوں کا ہے۔

(۱)	ایران	۲۴۲۴
(۲)	عدن	۱۲۰
(۳)	پورٹ بلیر	۶۰
(۴)	لنڈن	۷۷۳
(۵)	بغداد	۱۲۵
(۶)	کولمبو سیلون	۲۸۵
(۷)	جماعت کبابیر	۲۶۶
(۸)	جماعت قاہرہ	۲۱۵
(۹)	ماریشس	۸۰
(۱۰)	امریکہ سید عبدالرحمٰن صاحب	۳۵۰
(۱۱)	صوفی مطیع الرحمٰن صاحب	۱۰۰
(۱۲)	جماعت لیگوس	۱۰۲۰
(۱۳)	" جاوا	۱۳۰
(۱۴)	سرابایا جاوا	۲۰
(۱۵)	جماعت پاڈانگ سماٹرا	۴۶۵
(۱۶)	جماعت کمپالا افریقہ	۹۴۶
(۱۷)	" " ڈاکٹر احمد الدین صاحب	۶۰۰
(۱۸)	ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب	۲۵۰
(۱۹)	بابو چراغ الدین صاحب	۱۰۰
(۲۰)	بابو محمد یوسف صاحب لنڈی	۱۰۰
(۲۱)	جماعت زنجبار	۱۵۵
(۲۲)	جماعت ٹبورا	۲۴۵
(۲۳)	دارالسلام	۱۵۵
(۲۴)	ٹانگانیکا	۶۰
(۲۵)	نیروبی	۱۳۰۰

کل میزان - ۱۰۳۴۴

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیرونی جماعتوں کے لئے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جولائی تک بڑھا دی ہے۔ چاہیئے کہ کارکن احباب ہر ایک جماعت کے الگ الگ وعدوں کی فہرست تیار کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ارسال کر دیں۔ جیسا کہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی نے امریکہ سے لکھا ہے۔ یکم مئی ۱۹۳۵ء کے بعد جو وعدے موصول ہونگے۔ ان کی فہرست پھر شائع کی جائے گی۔

آخر میں بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں اور افراد سے عرض ہے۔ کہ موعودہ رقوم جلد سے جلد ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اس طرح ہندوستان کی ان جماعتوں اور افراد سے جن کے وعدے حضرت کے حضور پیش ہو کر منظور ہو چکے ہیں۔ عرض ہے کہ وہ اپنی رقوم ادا کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔ جماعتوں کو ماہ مئی ۱۹۳۵ء میں پوری کوشش کر کے بجٹ مجوزہ تحریک جدید ضرور پورا کر دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطاء فرمائے:

بیرون ہند کی جن جماعتوں کے کارکنوں سے احباب کرام کے پتوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ وہ براہ مہربانی دفتر فنانشل سکرٹری چندہ تحریک جدید میں پتے ارسال فرما کر ممنون کریں۔ خاکسار برکت علی خان

فنانشل سکرٹری چندہ تحریک جدید قادیان

دو مستعد نوجوانوں کی ضرورت

دو ایسے مستعد محنتی اور دیانتدار نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو دو مختلف شہروں میں باقاعدہ اعلان کر کے اخبار الفضل فروخت کر سکیں۔ سائیکل جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت دی جا سکے گی۔ درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا سکرٹری کی تصدیق کے ساتھ ۱۵ مئی ۱۹۳۵ء

کوہاٹ میں مناظرہ

۲و۳ مئی کو وفات مسیح علیہ السّلام پر خاکسار کا ماسٹر نظام الدین صاحب کوہاٹی کے ساتھ نہایت کامیاب مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے ماسٹر صاحب کی تقریر نہایت خاموشی کے ساتھ سُنی جاتی تھی۔ لیکن وہ اپنی دیرینہ عادت کے موافق ہماری تقریر میں شور مچاتے رہے۔ صدر صاحب نے نہایت متانت کے ساتھ ان کو باز رہنے کی تلقین کی۔ لیکن وہ برابر شور و غل میں مشغول رہے۔ اختتام مناظرہ پر صدر صاحب نے ہر دو مناظرین سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میں تم دونوں سے ایک ایک سوال کرونگا۔ چنانچہ مجھ سے پوچھا۔ کہ پہلی صدی میں کوئی بزرگ وفاتِ مسیحؑ کی اگر تائید کرتا ہے۔ تو پیش کرو۔ میں نے بتایا (۱) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر امت محمدیہ کا پہلا اجماع وفاتِ مسیح پر ہوا ہے (۲) حضرت ابن عباس حبر الامۃ نے متوفیک کے معنے ممیتک کئے ہیں۔

ماسٹر نظام الدین صاحب سے سوال کیا گیا کہ ایک لامذہب یا غیر مسلم تم پر اگر اعتراض کرے۔ کہ حضرت عیسےٰ کو دو ہزار سال سے آسمان پر بغیر اس کے کہ زمانہ ان پر اثر کرے، بٹھانے میں کیا حکمت ہے تو کیا جواب دوگے۔ ماسٹر صاحب جواب کے لئے کھڑے تو ہو گئے۔ لیکن ان سے کوئی جواب نہ بن سکا۔ بھلا اس میں حکمت ہی کیا ہو سکتی تھی۔ سراسر اس میں تو ذاتِ خداوندی پر کئی قسم کے اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ ان کی امداد کے لئے ایک وکیل صاحب نے بھی چند منٹ تقریر کی۔ لیکن بجائے ان کی شرمندگی مٹانے کے خود ندامت کا شکار ہو گئے۔ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ کہ اس مناظرہ کا پبلک پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار چراغدین مہتمم تبلیغ کوہاٹ)

لائل پور میں احراریوں کی شرمناک حرکات

ایک فتنہ پرداز کی شرارت

کچھ عرصہ سے لائل پور کی فضاء احمدیوں کے خلاف احراریوں نے سخت بگاڑ رکھی ہے۔ ان کے لیکچروں میں سلسلہ احمدیہ کے خلاف اس قدر گند اچھالا جاتا ہے۔ کہ خدا کی پناہ۔ کھلے کھلے الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور آپ کے خاندان کو گالیاں دی جاتی ہیں

اب احمدیان لائل پور کی دلآزاری کے لئے ایک نئی شرارت کی جا رہی ہے۔ ایک شخص جو اپنا نام کبھی رحیم بخش اور کبھی جہان بتاتا ہے۔ ایک سکھ ڈاکٹر کے ہاں ملازم ہے۔ اس شخص نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ اپنے ارد گرد پچاس ساٹھ آدمیوں کا مجمع لگا کر نہایت دریدہ دہنی سے کام لیتا ہے۔ لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔ تاکہ احمدی بدنام ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف غلط عقائد منسوب کرتا ہے۔ لوگ خوش ہوتے ہیں۔ تالیاں بجاتے ہیں۔ اور آوازے کستے ہیں۔ پھر یہ انہیں سخت فحش گالیاں دیتا ہے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرکے احمدیوں کو اپنے گندے طریق سے بدنام کرتا ہے۔ یہ شخص ہرگز احمدی نہیں۔

جماعت احمدیہ کو اس شخص کے رویہ سے سخت دکھ پہونچ رہا ہے۔ ہم ذمہ دار حکام کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ احراریوں کو اور اس شخص کو اس کے اس شرمناک طریق سے روکیں

(نامہ نگار از لائلپور)

جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کی صدائے احتجاج

ڈیرہ دون ۴ مئی۔ آج شام انجمن احمدیہ ڈیرہ دون کا اجلاس زیر صدارت جناب خواجہ غلام نبی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں:-

۱۔ یوں تو گروہ احرار نے احمدیوں کو گالیاں دینا اور ان کے بزرگوں کی ہتک کرنا ہمیشہ سے اپنا مشغلہ بنا رکھا ہے۔ لیکن حال میں اپنے افعالِ قبیحہ سے انہوں نے جماعت احمدیہ کی دلآزاری کو انتہا تک پہونچا دیا ہے۔ مثلاً عطاء اللہ بخاری کی ۲۵ ر اپریل کی تقریر جو اس نے امرتسر میں کی۔ یہ اجلاس ان مذموم حرکات کو بے حد حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور سخت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے کہ اس انتہائی ظلم کے انسداد کے لئے مؤثر کارروائی کرے۔

۲۔ ۲۸ ر اپریل کو احراریوں نے لدھیانہ میں نہایت ہی مذموم اور قابلِ نفرین حرکت کی پردہ نشین مستورات کی توہین کی چھوٹے بچوں کو زد و کوب کیا جس کا جماعت احمدیہ ڈیرہ دون کو بے حد صدمہ ہے۔ اور ہم ان حرکات پر اظہار نفرت کرتے ہیں۔ (نامہ نگار)

شہر سرگودہا میں احمدیہ لائبریری

شہر سرگودھا میں بوجہ ضلع کا صدر مقام ہونے کے بہت عرصہ سے جماعت احمدیہ کو لائبریری و ریڈنگ روم کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اسی انتظار میں حافظ عبد العلی صاحب وکیل نے چوہدری اللہ داد صاحب احمدی مرحوم متوطن صدر شاہ پور (ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان) کے وارثان سے کچھ کتابیں حاصل کیں۔ اور حال میں ساٹھ سے زیادہ کتابیں خان بہادر شیخ منہاج الدین صاحب اگزیکٹو انجینیر نے خاکسار کی تحریک پر عطا فرمائیں۔ کتابوں کے بعد دوسری ضرورت جو مکان کی تھی۔ وہ چوہدری تصدق حسین خان صاحب احمدی نے اپنی ایک بیٹھک بلا کرایہ لائبریری کے واسطے حوالہ کرکے عارضی طور پر پوری کر دی۔ یکم مئی کو زیر صدارت خاکسار جلسہ منعقد ہوا۔ احباب نے حسب توفیق چندے لکھائے۔ شیخ فضل کریم صاحب سوداگر نے فرمایا کہ جس قدر چندہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ تمام رقم جو لائبریری کے مکان پر خرچ ہو۔ وہ میں ادا کر دونگا۔ (خاکسار محمد عبد اللہ بوتالوی امیر جماعت احمدیہ سرگودھا)

ایک صریح جھوٹ

اخبار احسان لاہور مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۵ء میں محمد انور بی۔ اے فنانشل سیکرٹری انجمن بزم نسیم فاروق گنج لاہور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ کہ ۲۹ ر اپریل ساڑھے آٹھ بجے شام سلطان فاروق گنج کا ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت عالیجناب ڈاکٹر ظہور الدین صاحب زیر اہتمام انجمن بزم نسیم منعقد ہوا سب سے پہلے مسٹر مختار احمد مرزائی نے جلسہ کی گزشتہ کارروائی پڑھکر سنائی۔ اور دوشنبہ کے لئے قادیانیت سے توبہ کی۔ اللہ تعالیٰ آپکو استقامت دے۔ پھر مختار احمد کے بارہ میں لکھا ہے۔ آپ ایک نوجوان گریجویٹ ہیں مدت سے قادیانی پیغمبر مجاز نبوت کا شکار ہوئے تھے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ انہوں نے بھی عقل سے کام لیا۔ اور رہِ حق پر گامزن ہو گئے۔

جہاں تک ہماری تحقیق ہے کوئی ایسا جلسہ نہیں ہوا۔ پھر اس کو عظیم الشان کا نام دینا کس قدر مضحکہ خیز ہے۔ نیز جس نوجوان مسٹر مختار احمد صاحب کے بارہ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس نے جلسہ کی گزشتہ کارروائی پڑھکر سنائی۔ یہ بھی غلط ہے۔ اس سے اور زیادہ قابلِ مضحکہ جھوٹ یہ ہے۔ کہ وہ احمدیت سے تائب ہو گیا ہے۔ اور یہ کہ وہ گریجویٹ ہے۔ حالانکہ وہ اسی سال امتحانِ انٹرنس دیں۔

غیر مبایعین ایک اہلحدیث مبلغ کی نظر میں

خاکسار جس کا تعلق نہ لاہوری پارٹی کے ساتھ ہے اور نہ قادیان پارٹی کے ساتھ ہے بلکہ خاکسار فرقہ اہل حدیث سے ہے۔ اور ۱۹۲۳ء سے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا مبلغ ہے۔ میرا شیوہ حق گوئی ہے۔ جیسا کہ ہمارا دعویٰ ہے۔ "ما اہلحدیثیم دغا را نشناسیم" میں اس حق کے بیان کرنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ جماعت احمدیہ کے ہر دو فریقین میں سے لاہوری فریق مرزا صاحب کی تعلیم کو چھوڑ کر نیز اسلام سے بہت دور چلا گیا ہے اور ان کا اسلام سے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ یہ لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو خواہ مخواہ ناجائز طریقہ سے دھوکا دے رہے ہیں۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلا باپ پیدا ہوئے ہیں اور مرزا صاحب بھی ساری عمر یہی مانتے رہے۔ مگر محمد علی اور ان کے رفقاء آج کل مرزا صاحب اور اسلام کی تعلیم کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ ثابت کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ فرقہ جلد عیسائیت کی طرف چلا جائے گا۔

مسلمانوں کے نزدیک جیسا کہ میرزا صاحب کی کتابوں سے ثابت ہے۔ میرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور خود مولوی محمد علی صاحب بھی مرزا صاحب کی زندگی میں مرزا صاحب کی نبوت لوگوں سے منواتے رہے ہیں۔ اور عام مسلمانوں کو یہودی تک لکھتے رہے ہیں۔ جیسا کہ ان کی انگریزی تحریرات سے ثابت ہے۔ جو ریویو آف ریلیجنز میں جس کے وہ ایڈیٹر رہے ہیں۔ مرزا صاحب کے زمانے میں چھپتی رہی ہیں۔ اور آج کل جو پوسٹر بازی ہر دو فریقین کے درمیان ہو رہی ہے اس کے پڑھنے سے میں اس نتیجہ تک پہنچا ہوں۔ کہ قادیانی پارٹی نے جو دلائل پیش کئے ہیں۔ ان کا جواب لاہوری پارٹی کی طرف سوائے طعن و تشنیع کے کوئی تسلی بخش نہیں دیا گیا ہے۔ بلکہ وہ مرزا صاحب کی تعلیم سے بہت دور چلے گئے ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب نے ہمیشہ اپنی کتابوں میں اپنے آپ کو نبی پیش کیا ہے۔ میں بحیثیت ایک ثالث ہونے کے یہ ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ لاہوری جماعت کا نہ اسلام سے اور نہ مرزا صاحب کی تعلیم سے کوئی تعلق ہے۔

والسلام

راقم۔ خاکسار۔ مولوی بہرام خان مبلغ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس موضع سفید ڈھیری ضلع پشاور

نیروبی میں کوئی احمدی مرتد نہیں ہوا

زمیندار اور اس کے نامہ نگار نیروبی کی دروغگوئی

اخبار زمیندار اور اس کے نامہ نگاروں نے کچھ عرصہ سے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے کہ یا تو کسی نہ کسی احمدی کے متعلق یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ وہ مرتد ہو گیا ہے۔ یا اپنی طرف سے ہی کوئی نام بنا کر شائع کر دیا جاتا ہے۔ کہ وہ احمدی تھا اور اب مرتد ہو تا ہے

حال ہی میں اخبار زمیندار کے ایک نامہ نگار نے نیروبی کے متعلق اس قسم کی حرکت کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ زمیندار ۲۱ مارچ کے پرچہ میں شائع کیا گیا ہے۔ کہ نیروبی میں ایک احمدی مرزا محمد اشرف اپنی بیوی۔ دو لڑکوں۔ اور تین لڑکیوں سمیت احمدیت سے مرتد ہو گئے ہیں۔ میں اخبار زمیندار اور اس کے نامہ نگار کو جو اس خبر کے شائع کرنے والے ہیں۔ اور جن کا نام محمد عبد الرشید خان ہے چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ ثابت کریں۔ نیروبی میں جماعت احمدیہ جب سے قائم ہوئی ہے۔ اس نام کا کوئی احمدی تھا اور وہ احمدیت سے مرتد ہو گیا ہے۔ اس خبر کے متعلق میں نے شہر کے کئی معزز غیر احمدیوں سے دریافت کیا کہ نیروبی میں مرزا محمد اشرف نام کے کوئی ایسے صاحب ہیں۔ سب کا بالاتفاق یہی جواب تھا۔ کہ اس نام کا تو کوئی آدمی ہم نے نہیں سنا۔ اور اگر کسی خاندان کے سات احمدی افراد مرتد ہو جاتے۔ تو یہ لوگ شہر سر پر اٹھا لیتے۔ جلوس نکالے جاتے اور اشتہارات سے شہر میں شور مچا دیتے

خاکسار۔ شیخ مبارک احمد احمدی مولوی فاضل از نیروبی

سلور جوبلی کی تقریب اور احمدی جماعتیں

نوشہرہ

نوشہرہ ۶ مئی۔ آج جماعت احمدیہ نوشہرہ کا ایک غیر معمولی اجلاس احمدیہ بلڈنگ روم میں منعقد ہوا۔ جس میں لیکچر دئے گئے اور بچوں میں مٹھائی اور انعام تقسیم کئے گئے جلسہ کا اختتام ملک معظم کے لئے دعا پر ختم کیا گیا۔ عمارت کی زیبائش کا انتظام اعلیٰ پیمانہ پر کیا گیا تھا۔

جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ نوشہرہ

کریام

کریام ضلع جالندھر میں احمدی دوستوں نے ۱۳-۳-۵ روپے سلور جوبلی کا چندہ دیا۔ ۶ مئی کو نماز مغرب کے بعد احمدیہ پرائمری سکول میں چراغاں کیا گیا۔ اس کے بعد حضور ملک معظم اور انکی حکومت کی بہتری کے لئے ایک جلسہ زیر صدارت ملک محمد عبد اللہ صاحب منعقد کیا گیا۔ جس میں حاجی غلام احمد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کریام نے گورنمنٹ برطانیہ کی برکات پر تقریر کی۔ پھر ملک عبد اللہ صاحب نے تقریر کی۔

عبد الغنی خان سکرٹری جماعت احمدیہ کریام

قصور

شہنشاہ معظم جارج پنجم کی سلور جوبلی ۶ مئی کو بڑی شان و شوکت سے منائی گئی۔ علاوہ دیہاتی کھیلوں۔ کبڈی وغیرہ کے اور سکول کے طلباء میں لڈو و انعامات تقسیم کرنے کے میسرز دینا ناتھ و ملک عبد الرحمٰن صاحب احمدی سابق میونسپل کمشنر لاہور۔ مینیجران میسرز سنت رام ملک غلام محمد احمدی مالکان فلور ملز کی طرف سے خیراتی لنگر کا خاص انتظام تھا۔ جو کہ انہوں نے اپنے خرچ سے کیا۔ ہر دو صاحبان خود کام کرتے رہے۔ ہزاروں کی تعداد میں دیہاتی و شہری ہندو مسلمانوں کو صبح ۹ بجے سے ۶ بجے شام تک حلوا پوری ملتا رہا۔ شہر کے معززین اور جناب سب ڈویژنل صاحب بہادر و دیگر افسران موجود رہے۔ احاطہ جھنڈیوں وغیرہ سے خوب سجا ہوا تھا۔ رات کو بجلی کی روشنی کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ (نامہ نگار)

ڈیری والہ (ضلع گورداسپور)

۶ مئی ۳۵ء کو سلور جوبلی کی تقریب میں کبڈی کا عظیم الشان میچ کیا گیا۔ اس کے علاوہ دوڑیں بھی کرائی گئیں۔ سات بجے شام انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ رات کو تمام گاؤں میں روشنی کی گئی۔ مساجد۔ مندر اور گردوارے جگمگ جگمگ کر رہے تھے۔ خصوصاً ذیلدار صاحب کے مکان پر روشنی کا اعلیٰ درجہ کا انتظام تھا۔ رات کو اسی تقریب میں ایک جلسہ زیر صدارت چودھری سلطان الملک صاحب ذیلدار منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی عزیز احمد صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ کے دوران میں سکھوں اور ہندوؤں نے شبد اور بھجن گائے آخر بارہ بجے رات صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی درازی عمر کے لئے دعا کی اور جلسہ برخواست ہوا۔

شیخ محمد سکرٹری احمدیہ انجمن ڈیریوالہ دارد غیاں۔ ضلع گورداسپور

بھیرہ

جماعت احمدیہ بھیرہ کا ۶ مئی ۱۹۳۵ء مسجد نور میں بیادگار سلور جوبلی ایک جلسہ زیر صدارت مرزا ظہیر الدین صاحب منعقد ہوا مولوی عبد الغنی صاحب نے برکات برطانیہ پر تقریر کی اس کے بعد ڈاکٹر محمد دین صاحب نے تقریر کی۔ جلسہ کا اختتام پر دعا کی گئی۔ (نامہ نگار از بھیرہ)

کھاریاں

جماعت احمدیہ کھاریاں کے حسب ذیل ممبروں نے سلور جوبلی کی تقریب میں چندہ دیا۔

نام	رقم
نمبر اصوبیدار میجر کپتان الہ داد خانصاحب پریذیڈنٹ	-/۱۰
چوہدری خوشی محمد صاحب وائس پریذیڈنٹ	-/۱۰
چوہدری فضل الٰہی صاحب ممبر کمیٹی	-/۱۰
بابو فضل الٰہی صاحب سکرٹری کمیٹی	-/۲
سید احمد شاہ صاحب پنشنر	-/۵
چوہدری محمد خان صاحب نمبردار	-/۳
چوہدری سلطان احمد صاحب نمبردار	-/۵
مولوی عبدالرحمٰن صاحب	-/۳
منشی محمد خان صاحب	-/۲
منشی عبدالغفور صاحب	-/۲
منشی عبداللہ خان صاحب	۸/۱
دیگر احباب	-/۶
میزان کل	۸/۵۹

سکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ کھاریاں۔

لاہور

لاہور ۶ مئی۔ سلور جوبلی کی تقریب پر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے مختلف مقامات پر جلسے کئے گئے۔ جن میں سلطنت برطانیہ کی برکات کے متعلق تقریریں کی گئیں اور ملک معظم کی خدمت میں سلور جوبلی کی تقریب پر مبارکباد پیش کی گئی۔ مسجد احمدیہ میں غرباء کے لئے لنگر جاری کیا گیا۔ اور چراغاں کیا گیا۔ (نامہ نگار)

لاہور ۶ مئی۔ آج شام کو مرزا غلام حسین صاحب انشورنس ایجنٹ کے مکان پر دسن پورہ اور ملحقہ نوآبادیات کے ہندو۔ مسلم۔ سکھ اور عیسائی احباب کا ایک ممتاز اجتماع ہوا۔ جہاں سلور جوبلی کی تقریب پر زیر صدارت خان صاحب محمد اکبر خان صاحب (سابق عراق سول سروس) ایک جلسہ تہنیت منعقد کیا گیا۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے برکات سلطنت برطانیہ کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں مذہبی آزادی و ترویج علوم اور مفید ایجادات کے متعلق حکومت برطانیہ کے احسانات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ محسن کا شکریہ ادا کرنا۔ خدا کی رضامندی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا منشاء اور فطرت انسانی کا اقتضاء ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم حکومت کے احسانات کا کھلے دل سے اعتراف کریں۔ اور ملک معظم کی سلور جوبلی کے موقعہ پر ان کی خوشی میں شریک ہوں۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد وہ مشہور و معروف قصیدہ مدحیہ پڑھا گیا۔ جو ملک معظم جارج پنجم کی تعریف میں "رئیس الاحرار" مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار کی تصنیف ہے۔ ناظرین کی تفنن طبع کے لئے اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

سنا ہے قصہ جمشید و سکندر کا فسانوں میں
مگر رکھا ہی کیا ہے ان پرانی داستانوں میں
چمکتا چاند ہے جس طرح جھرمٹ میں ستاروں کے
نظر یوں ہی ہمیں تم آئے ہو صاحبقرانوں میں
ہے شیریں نام ایسا بادشاہِ جارج خامس کا
عذوبت ہے زبانوں میں حلاوت ہے بیانوں میں
ودیعت ہے شہنشہ کی عقیدت آفریں الفت
سروں میں اور سینوں میں دلوں میں اور جانوں میں
دلوں میں جو کچھ آئے ترجماں اس کی زبانیں ہوں
کہاں حاصل تھیں یہ آزادیاں اگلے زمانوں میں
یہ سچ ہے ہم مسلمانوں کو یہ نعمت میسر تھی
شمار اس کا ہے لیکن قرن اول کے نشانوں میں
ہے آباد وہ صیاد یارب جس نے دی ہے
چہکنے کی اجازت بلبلوں کو گلستانوں میں
نظر آئی تری ظل الٰہی شان دونو کو
برہمن کو صنم خانوں میں مسلم کو اذانوں میں
رہیں ثابت قدم ہم اپنے قیصر کی اطاعت پر
کہ جس سے سرخرو ہم ہو سکیں دونو جہانوں میں
ہمارے واسطے کیا کم یہی انعام و عزت ہے
کہ داخل ہو گئے قیصر کے ہم بھی مدح خوانوں میں

مولوی ظفر علی صاحب کے اس عقیدت مندانہ قصیدے کے پڑھے جانے کے بعد صاحب صدر کی حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور ہوئی۔

جملہ حاضرین جلسہ ہذا درازیٔ عمر و فراوانیٔ دولت ملک معظم و علیا ملکہ معظمہ کے لئے خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں۔

حاضرین کی تواضع سوڈا واٹر اور پان الائچی سے کی گئی۔

(نامہ نگار)

واقعاتِ عالم پر نظر

۱۔ جشن جوبلی ۲۔ یورپ پر جنگ کی گھٹائیں ۳۔ فتنہ و فساد

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

ملک معظم شاہ جارج کے ۲۵ سالہ عہد حکومت کی یادگار جشن جوبلی نے کل دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ لنڈن میں جو عظیم الشان اجتماع وفادار رعایا اور دوسرے ممالک سے آئے ہوئے شائقین کا ہوا۔ اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس کثرت نے لنڈن کے راستوں پر سواریوں کی آمد و رفت کو بند کر دیا۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی آنکھوں میں فرط خوشی سے آنسو آ گئے۔ پرانی دنیا میں سے جرمن ہٹلر کی طرف سے بھی مبارکباد کا پیغام موصول ہوا اور نئی دنیا (امریکہ) کے اخبارات نے خاص ضمیمے جوبلی کے متعلق شائع کئے۔ غرض لنڈن پر کل دنیا کی آنکھیں لگ رہی ہیں۔ اور برطانیہ کے دار الحکومت کی عظمت اور برطانیہ کے صاحب شوکت و اقبال شہنشاہ کی عالمگیر ہر دلعزیزی نے ثابت کر دیا۔ کہ انگلستان ہر لحاظ سے دنیا کی بہترین حکومت ہے۔ اور آخری زمانہ کے مصلح کا اس سلطنت میں پیدا ہونا مصلحت الٰہی تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۲)

یوروپ کو ایسی سیاسی الجھنیں درپیش ہیں۔ کہ جن کا حل بظاہر سوائے طاقت آزمائی کے نظر نہیں آتا۔ سرمایہ دار فرانس نے مزدور روس کے ساتھ حلیف ہونے کا معاہدہ کیا ہے۔ اور خبر ہے۔ رومانیہ اور روس کے درمیان بھی طے ہوا ہے۔ جرمنی کے ساتھ جنگ کی صورت میں روسی افواج کو رومانی علاقہ میں سے گذر جانے کی اجازت ہوگی۔ ہنگری۔ بلغاریہ۔ آسٹریا یگوسلاویہ۔ یونان۔ ترکی اپنے اپنے سامان حرب تیار کر رہے ہیں۔ یونان نے وینی زولا سابق وزیر اعظم کو بغاوت کے جرم میں پھانسی کی سزا دی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی کے سابقہ دوست شاہ قسطنطین پھر تخت پر آ جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ سابق قیصر پھر خفیہ طور پر ہٹلر کے پشت پناہ ہیں۔ جرمنی اپنی سابقہ عظمت کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔ سوویٹ روس کی سیاست پھر زار کے زمانہ کا رنگ لے رہی ہے۔ غرض تمام حالات پادشاہت کے پادشاہت پر چڑھائی کرنے کا پیش خیمہ ہیں۔

(۳)

جامعہ ازہر میں زیدی و شافعی طلباء میں فساد ہو گیا۔ افغانستان نے سکھوں کو جلال آباد میں آ کر آباد ہونے کا حکم دیا۔ احراریوں نے ہر مفید تحریک کی مخالفت کا عہد نباہتے ہوئے جشن جوبلی کا مقاطعہ کیا۔ ظفر علی خان صاحب کا نیا الجیرین غازی مفقود الخبر ہے۔ البتہ سرحدی غازی ملا تونگ زئی کے بیٹے نے احرار کو چندہ دیا ہے۔ ملتان میں عاقبت نااندیشوں نے ہندو مسلم فساد کی آگ بھڑکا رکھی ہے۔

بٹالہ کے احمدیوں پر احراریوں کے مظالم

بٹالہ ۹ مئی۔ حسب ذیل پریس ٹیلیگرام بنام الفضل موصول ہوا ہے۔

آج صبح احراریوں کے ایک ہجوم نے ایک احمدی دین محمد صاحب کی دکان پر حملہ کر دیا۔ انہیں گھسیٹ کر دکان سے باہر نکالا گیا۔ اور بری طرح زدوکوب کیا گیا۔ حکام بالا کو چاہئے کہ فوری کارروائی کریں۔ ورنہ خطرناک نتائج پیدا ہونے کا امکان ہے۔

مُسلمانوں کے واحد تعلیمی ادارہ کو برباد کرنیکی سازش

انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں احراریوں کا شرمناک مظاہرۂ تشتت

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر حال ہی میں احراریوں نے جو شورش پیدا کی اور اپنی تہذیب و شرافت کا شرمناک مظاہرہ کیا۔ اور جس کے متعلق ان کا دعوے ہے کہ مسلمانانِ پنجاب کی سب سے بڑی انجمن بھی ان کے ساتھ شریک ہے۔ اس کی نسبت معززِ معاصر سیاست نے مفصل تبصرہ کیا ہے۔ اس کی دوسری قسط ۵ رمئی کے "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ اب تیسری قسط پیش کی جاتی ہے:۔

احرار کے ایک لیڈر نے لکھا ہے۔ کہ انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسہ میں جو فتنہ پیدا ہوا۔ اس کے ذمہ دار احرار نہیں ہیں۔ اس بیان پر مجھے کسی شاعر کے دو شعر یاد آ گئے۔ وہ فرماتے ہیں ؎

مجھے قتل کر کے وہ بھولا سا قاتل
لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے
کسی نے کہا جس کا وہ سر پڑا ہے
کہا بھول جانے کی کیا میری خو ہے

احرار کے بھول جانے کی خو بھی قابلِ لحاظ ہے۔ جلسے ہوئے۔ مشورے ہوتے رہے۔ پگڑی بکی شرارتیں ہوئیں۔ اور کہا یہ جاتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ جن لوگوں نے کیا۔ وہ احرار نہ تھے۔ یہ صحیح ہے۔ کہ وُہ خود احرار نہ تھے۔ بلکہ وہ احرار کے اجیر تھے۔ دس ہزار مسلمانوں کا مجمع اس بات کا گواہ ہے۔ کہ ان کی تعداد پندرہ سے زیادہ نہ تھی۔ ان کا سردار وُہ "ٹنڈا لاٹ" تھا جس کو ایک کھانا کھلا کر عطاء اللہ شاہ بخاری کی پگڑی اتارنے پر راضی کیا جا سکتا ہے۔ جو ایک روپیہ لیکر حبیب الرحمٰن کی داڑھی نوچنے پر تیار رہے۔ اور جو ہر اس شخص کے روبرو دستِ سوال دراز کرنے پر تیار رہے۔ جو اس کو تانبے کے چند ٹھیکرے دے کر اس سے وہ کام لے۔ جو کوئی ذمہ وار بھنگی بھی کرنے پر تیار نہیں۔

لیکن جیسے کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ احرار اور صداقت میں دائمی عناد ہے۔ ان کی حق پروری کا اندازہ اس سے لگائیے۔ کہ جب ان میں سے ایک صاحب اس ترغیب کا مقابلہ نہ کر سکے۔ کہ دس ہزار کے مجمع کے روبرو کھڑے نہ ہوں تو وہ تمام احتیاط کو بالائے طاق رکھکر جلسہ گاہ میں پہنچے۔ اور انہوں نے صدر جلسہ خان بہادر نواب چھتاری خان سے خدا کی قسم کھا کر یہ کہا۔ کہ وہ کوئی ریزولیوشن پیش نہ کرینگے۔ کارکنانِ انجمن کو خوب معلوم تھا کہ ان کے گھر میں کیا مشورہ ہو چکا تھا۔ اور وُہ کیا کرنے آئے تھے۔ لیکن ان کی قسم پر اعتماد کیا گیا۔ جس کو انہوں نے فی الفور توڑ دیا۔ اور اپنے عہد کی خلاف ورزی کے جواز میں فرمایا تو یہ کہ میں تو کوئی ریزولیوشن پیش نہیں کرنا چاہتا لوگ کہتے ہیں۔ کہ فلاں ریزولیوشن پیش کرو۔ لہٰذا محرک میں نہیں ہوں۔ یہ لوگ محرک ہیں۔ جب قائدینِ ملک و ملت کا شوق دروغ بافی یوں عریاں ہو جائے۔ تو فرمائیے کہ دنیا میں ملت کا اعتماد باقی رہے تو کیونکر؟

جن لوگوں نے فساد برپا کیا۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ انجمن حکومت کے اس فعل کی مذمت کرے۔ کہ اس نے آنریبل چودہری ظفر اللہ خاں کو کیوں وائسرائے کی کونسل کا رکن بنایا۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ تحریک انجمن کے حلقۂ کار سے تعلق نہ رکھتی تھی۔ پنجاب کے گورنر کو تشریف لانیکا تصدیعہ دینے کے بعد ان کے اس زریں مشورہ کو پاؤں سے مسلنا کہاں تک مناسب تھا۔ کہ مسلمان نفاق و جدالِ باہمی کو ترک کر دیں انجمن کی پچاس سالہ زندگی میں کبھی ایسی کوئی تحریک پیش منظور یا مسترد نہیں ہوئی تھی۔ جلسہ میں مسلمان سرکاری ملازم کثرت سے موجود تھے۔ یہ تحریک منظور کر کے ان سب کو مبتلائے آلام کرنا کہاں تک مناسب تھا۔ کالج جیسے واحد اعلےٰ تعلیم کے ادارہ کو حکومت کی امداد سے محروم کر کے مالی مشکلات میں مبتلا کرنا اور ہزارہا طلباء کے مستقبل کو معرضِ خطر میں ڈالنا کہاں کا انصاف تھا۔ لیکن ان سب باتوں کو بھول کر احرار اور انکے اجیروں نے ملت کو بدنام و رسوا کیا۔ اور اپنے شوقِ فتنہ پسندی کو پورا کر کے ہندوؤں پر ثابت کیا۔ کہ مسلمانوں میں غنڈہ گروہ بہت کامیاب ہے لہٰذا تم مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس سے صلح کرنیکے خیالِ خام کو ترک کر کے ہماری خدمات خرید لو۔ تو تمہیں دام بھی کم ادا کرنا ہوگا۔ اور کام بھی اچھا ہوگا۔ یعنی ہینگ لگے نہ پھٹکڑی رنگ چوکھا ہو کی مثل صادق آئے گی۔

اس وقت چودہری ظفر اللہ خاں کے تقرر کی مناسبت زیرِ بحث نہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس کے خلاف انجمن کی طرف سے احتجاج ضروری تھا۔ کیا علیحدہ جلسہ نہیں ہو سکتا تھا۔ انجمن کو مبتلائے مصیبت کرنیسے سوائے ازیں اور کیا مقصود تھا کہ ایک ازبس مفید تعلیمی ادارہ کو بالکل برباد کر دیا جائے یا کم از کم خطرہ میں ڈال دیا جائے۔ احرار کی اس شرارت کو نہ صرف شرفائے ملت نے مردود سمجھا۔ بلکہ مسز نیڈو نے جو تشریف فرما تھیں فرمایا کہ:۔

"اس قسم کی شرارت کو سختی سے روکنا چاہیے۔ اگر ایسے غنڈہ پن کو پنپنے کی اجازت دی گئی۔ تو ہر قسم کا کام ناممکن ہو جائے گا۔"

جس وقت ڈاکٹر شجاع الدین ایسے مخلص قابل محنتی اور آزمودہ خادمِ ملت کو چند اشرار کے غل کی وجہ سے جلسہ میں کھڑے ہو کر یہ اعلان کرنا پڑا۔ کہ وہ قادیانی نہیں ہیں۔ تو نواب سر احمد سعید خان صدر جلسہ تھے۔ آپ نے بعدہٗ خود مجھ سے فرمایا۔ کہ:۔ "خلیفہ صاحب ایسے مستعد کارکن کو اعلانِ عقیدہ پر مجبور کرنا بیحد شرمناک تھا۔ محض اس لئے کہ میرے وقت میں کوئی شرارت پیدا نہ ہو خلیفہ صاحب نے یہ ذلت گوارا کی۔ میں ان کا ممنون ہوں۔ لیکن اگر وہ مجھ پر معاملہ کو چھوڑ دیتے۔ تو میں جو چاہے کرتا۔ مگر ان کو اعلانِ عقیدہ پر مجبور نہ کرتا۔ مجھ پر اگر کوئی الزام لگاتے کہ میں عیسائی ہو گیا ہوں۔ اور وُہ الزام غلط بھی ہو۔ تو بھی میں کبھی جلسہ عام میں اس کی تردید نہ کروں۔ بلکہ لوگوں سے صاف کہدوں۔ کہ تمہارا جو جی چاہے سمجھو میں خود کو اس حد تک ذلیل نہیں کر سکتا۔ کہ ایک کمینہ شبہ کی تردید کروں۔"

نواب صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ شرارت بیہودہ لغو اور ایذا رساں ہے۔ لہٰذا اس کے علاج کے لئے مسلمانوں کو استقلال اور ہمت سے کام لینا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جلسہ انجمن میں جو کچھ ہوا۔ وہ ہر لحاظ سے ازبس مستحق ملامت ہے۔ لیکن اگر اس نے پنجاب کے مسلمان زعما کو یہ محسوس کرا دیا ہے۔ کہ احرار ایک خطرہ ہیں۔ جو عقیدہ کے نام سے غریب مسلمانوں کو فریب دیکر دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں اور شرفا کی پگڑیاں اچھال رہے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ شرارت اس قول کا مصداق بن سکتی ہے۔ کہ

"خدا شرے برانگیزد۔ کہ خیرے مادر آں باشد"

کاش اب بھی مولوی غلام محی الدین خاں شیخ عظیم اللہ سیٹھ کرم الٰہی ڈاکٹر شجاع الدین اور دوسرے ایسے زعمائے ملت احرار کے متعلق اپنے فرض کو محسوس کریں۔ اور اس شریف نما غنڈہ جماعت کے قطعی آخری اور مکمل استیصال کے لیے میدان میں آئیں۔ کاش وہ لوگ ملت کی خاطر احرار کے ہاتھوں اس شریر جماعت کا مقابلہ کرتے ہوئے ذلیل ہونا گوارا کریں۔ اور خاموشی سے بے خبران کے ہاتھوں ذلیل نہ ہوں اس لئے کہ اگر وہ اس ایثار پر تیار ہو جائیں گے۔ تو ہماری آئندہ نسلیں احرار جیسے ناسورِ ملت کی تباہ کاریوں سے بچ جائینگی۔ ورنہ یہ لوگ بارہا ملت کو فروخت کر چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی اپنے ذاتی مفاد پر تمام قوم کو قربان کر دینگے ؎

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہو وے

احرار کا علاج کیا ہے؟ یہ کہ مخلص رضاکاروں کی ایک جماعت بنائی جائے۔ جو مسلمانوں کے آزادیٔ اظہارِ خیال کی حمایت کے لئے ہر جلسہ میں موجود رہے۔ اور اگر احرار ایک جلسہ کو خراب کرے۔ تو یہ جماعت ان کے دس جلسوں کو خراب کرے۔ ہر عدوئے ملت کو خواہ وہ مظہر علی ہو یا حبیب الرحمٰن۔ افضل حق ہو یا عطاء اللہ اس کو ڈاڑھی سے پکڑ کر سٹیج سے نیچے اتار دے۔ تاوقتیکہ وہ وعدہ نہ کرے کہ وُہ آئندہ محض اختلافِ خیال کی وجہ سے مسلمانوں کے کسی اجتماع کو خراب نہ کرے گا۔

وما علینا الا البلاغ

THE STAR HOSIERY WORKS LTD QADIAN.

سرمایہ لگانے کیلئے بہترین ادارہ

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان ہی

اس کمپنی کے حصص دھڑا دھڑ فروخت ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ممبر بن کر فائدہ اٹھائیں
قیمت فی حصہ دس روپیہ ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل طریق پر قابل ادا ہیں۔

درخواست کے ہمراہ . . . . دو روپیہ فی حصہ
تخصیص حصص پر . . . . تین روپیہ فی حصہ
مطالبہ اول . . . . دو روپیہ آٹھ آنہ
مطالبہ ثانی . . . . دو روپیہ آٹھ آنہ

ان ہر دو مطالبات میں کم از کم تین ماہ کا وقفہ ہوگا۔

پراسپکٹس و فارم وغیرہ کیلئے کمپنی سے خط و کتابت کریں۔

جنرل مینیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

سپورٹس گیمز کے کھلاڑیوں کو خوشخبری

ہمارے ہاں ہر قسم کا کھیل کا سامان (ٹینس۔ ریکیٹ۔ کرکٹ سٹ۔ ہاکی سٹک وغیرہ وغیرہ) احمدی دوستوں کو رعایتی قیمت پر مل سکتا ہے۔ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو۔ لکھیں۔ فوراً آرڈر کی تعمیل کی جائے گی۔

(نوٹ) ہماری پرائس لسٹ خط آنے پر فوراً بھیجی جائے گی۔

ایس۔ ظہور احمد اینڈ سنز سپورٹس گوڈ ڈیلر شہر سیالکوٹ

تخفیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کے بموجب کہ دواؤں کی قیمت کم ہونی چاہیئے۔ ہم نے عرق نور کی قیمت ۱۲ فی شیشی یا پیکٹ کی بجائے ۸ کر دی ہے۔ تاکہ ضرورتمند احباب بآسانی فائدہ اٹھا سکیں۔ اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ۔ یرقان۔ کم بھوک۔ کمزوری مثانہ۔ دائمی قبض پرانا بخار یا کھانسی جیسے امراض نے تکلیف دے رکھی ہے تو عرق نور بحرب ثابت ہوگا۔ موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو روکتا ہے۔ ضعفی خون ہونیکے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ عورتوں کی پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کے لئے لاجواب دوا ہے۔ ماہواری خرابی۔ قبض اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بناتا ہے۔ فہرست مفت طلب کریں۔

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور۔ قادیان

اڑھائی سو (۲۵۰) روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپے ماہوار حاصل کیجئے

آہنی خراس (ذیل چکی)

ہمارا آہنی خراس چھوٹے پیمانے پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہے ہر قسم کے غلہ جات کے علاوہ اس میں نمک ہلدی وغیرہ بھی پیسی جاتی ہے۔ اس چکی سے اناج کے اصلی جوہر نشو و نما ضائع نہیں ہوتے۔ آٹا ڈیڑھ من دانہ پانچ من فی گھنٹہ تیار ہوتا ہے۔ اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر کم از کم ۵۰ روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے۔ تفصیلی حالات اور قیمت معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے علاوہ ازیں آہنی رہٹ نلوے بیلنہ جات انگریزی ہل چاف کٹر بادام روغن۔ سیویاں۔ قیمے اور چاولوں کی مشینیں اور زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ۔

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز بٹالہ (پنجاب)

ضرورت رشتہ

برائے احمد علی ولد چوہدری بھنبو خان راجپوت گھوڑے واہ عمر قریباً ۱۸ سال۔ عورت کنواری ہو یا بیوہ یا مطلقہ۔ شریف خاندانی ہو۔ اس کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کی جائے۔

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سرگودہا ۷ مئی۔ کھیوڑہ میں نمک کی کان گر گئی۔ جس سے خوفناک آواز پیدا ہوئی پہاڑ پر تیس لوگ سوئے ہوئے تھے۔ جو تمام کے تمام لاپتہ ہیں۔

سرینگر ۶ مئی۔ اخبار کشمیر ٹائمز کا بیان ہے۔ کہ ریاستی دفاتر متعینہ گلگت کو بونجی میں منتقل ہو جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ جو گلگت سے پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے امید کی جاتی ہے۔ کہ اس ماہ میں گلگت کا مکمل قبضہ برٹش گورنمنٹ کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

شملہ ۷ مئی۔ ناگپور میونسپلٹی نے ۲۱۰۰ روپیہ سلور جوبلی کی تقریب کے لئے منظور کیا تھا۔ اس کے خلاف ایک میونسپل کمشنر نے عدالت میں دعویٰ کر دیا ہے۔ کہ یہ ناجائز اور خلاف قانون ہے۔ عدالت نے درخواست داخل کر کے میونسپلٹی کو جواب دہی کے لئے نوٹس دیدیا ہے۔

شملہ ۸ مئی۔ اسمبلی کا اجلاس ۲ ستمبر کو شروع ہو جائے گا۔ اور چار ہفتے تک جاری رہے گا۔ حکومت کی طرف سے ایک بل اس موقعہ پر پیش کیا جائے گا۔ کہ پریس ایمرجنسی ایکٹ میں تبدیل شدہ حالات کے مطابق مناسب ترامیم کرنے کے بعد اسے مستقل قانونی شکل دیدی جائے۔ دیگر ایمرجنسی ایکٹوں کو بھی قانونی شکل دینے کے مسئلہ پر حکومت غور کر رہی ہے۔

کراچی ۸ مئی۔ لکشمی پرنٹنگ پریس سے عبدالقیوم کی تصویر والا کیلنڈر شائع کرنے کی وجہ سے پریس ایکٹ کے ماتحت ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے جو زیادہ سے زیادہ ۱۴ مئی تک داخل ہو جانی چاہیئے۔

لاہور ۸ مئی۔ آج پھر منٹو پارک میں گونگا اور امام بخش پہلوان کی کشتی مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوتی رہی مگر کوئی بھی دوسرے کو شکست نہ دے سکا۔ آخر برابر کا جوڑ قرار دیدیا گیا۔

لنڈن ۷ مئی۔ اگرچہ جمہوریہ امریکہ اپنی جنگی تیاریوں کو پردۂ راز میں رکھ رہی ہے۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اس لحاظ سے کسی سے پیچھے نہیں۔ مغربی ساحل پر بڑے

بڑے جنگی ہوائی جہاز بنائے جا رہے ہیں۔ جو چھ چھ مشین گنیں اور دو دو ٹن بم اٹھا سکیں گے۔ ایسے تیس ہوائی جہازوں کا بیڑہ ۱۹۳۶ء میں مکمل ہو جائے گا۔ اس قسم کے ایک ہوائی جہاز کی قیمت ڈیڑھ لاکھ سٹرلنگ ہوگی۔

لنڈن ۷ مئی۔ ہاؤس آف کامنز میں ایک ممبر نے کہا۔ کہ سرحد کے آزاد قبائل میں قتل کی وارداتیں بہت ہوتی ہیں۔ اس لئے ان سے ہتھیار چھین لئے جانے چاہئیں۔ نائب وزیر ہند نے جواب میں کہا۔ کہ اس علاقہ میں حکومت برطانیہ کا قانون نہیں چلتا یہ علاقہ صرف اصطلاحی طور پر برطانیہ کے ماتحت ہے۔ ہتھیار وغیرہ لے لینے کے سوال پر حکومت ہند کئی سال تک سنجیدگی سے غور کرتی رہی ہے۔ مگر کوئی کامیابی کی صورت نظر نہیں آئی۔

ہریجن سیوک سنگھ پنجاب نے جو اپنی سالانہ رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ اس امر کا اندازہ کہ پنجاب سے چھوت چھات کہاں تک دور ہوئی ہے۔ اگر اس امر سے کیا جائے۔ کہ پبلک کنوئیں ہریجنوں کے لئے کھلے ہیں یا نہیں۔ تو نہایت افسوس سے کہنا پڑے گا۔ کہ اس سلسلہ میں کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا۔

سرینگر ۷ مئی۔ تھوڑا عرصہ ہوا کشمیر میں ایک کسٹم آفیسر قتل ہو گیا تھا۔ اس کے قتل کا مقدمہ زیر سماعت تھا۔ کہ اخبار حقیقت نے اس پر نکتہ چینی کی۔ اور اخبار مارتنڈ نے اس کا جواب دیا۔ اب دونوں اخباروں کو ہائیکورٹ جموں و کشمیر کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ فل بنچ کے سامنے پیش ہو کر وجہ بیان کریں۔ کہ ان پر توہین عدالت کا مقدمہ کیوں نہ چلایا جائے۔

لاہور ۷ مئی۔ کل رات گورنمنٹ ہاؤس میں سرکاری عہدیداروں اور بعض غیر سرکاری آدمیوں کو ان کی حسن خدمات کے سلسلہ میں سلور جوبلی میڈل دیئے گئے۔ میڈل پانیوالوں میں سر گوکل چند نارنگ۔ لالہ ہرکشن لال۔ مسٹر منوہر لال سابق وزیر تعلیم۔ خان بہادر دین محمد صاحب جج ہائیکورٹ اور سید محسن شاہ صاحب قابل ذکر ہیں ان میں سے اکثر مارشل لاء کے ایام میں حکومت کے خلاف کارروائیاں کرنے کے جرم میں گرفتار ہوئے تھے

لائلپور ۷ مئی۔ پچھلے دنوں اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ کہ افغانستان میں رہائش رکھنے والے تمام سکھوں کو حکومت کی طرف سے حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ جلال آباد جا کر آباد ہو جائیں۔ سنگھ سبھا نے اس کے خلاف پروٹسٹ کا تار دیا تھا۔ جس کے جواب میں افغان قونصل جنرل نے اسے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ یہ خبر بالکل غلط ہے اور کسی شرارت پسند کا کام ہے افغانستان کی سکھ رعایا دیگر جماعتوں کی طرح آرام اور خوشی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔

مدراس ۷ مئی۔ حکومت ہند آج کل اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔ کہ جو ممالک دوسرے ممالک کے نمونوں اور ٹریڈ مارکوں کی نقل کر کے ہندوستان میں مال بھیجتے ہیں ان کی درآمد بند کر دی جائے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے انڈین پیٹنٹ اینڈ ڈیزائن ایکٹ میں ایک نئی دفعہ شامل کی جائے گی۔ اس تجویز کو چیمبرز آف کامرس کی رائے معلوم کرنے کے لئے مشتہر کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۸ مئی۔ آج ملک معظم نے دنیا کی تمام اقوام کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے سلور جوبلی کے موقعہ پر انہیں مبارکباد کے پیغام بھیجے ہیں۔ آپ نے آج امیر البحر کی وردی پہن رکھی تھی۔

لاہور ۷ مئی۔ بعض مقامی ہندوؤں کی طرف سے پولیس کے اعلےٰ حکام کو ایک درخواست بھیجی گئی ہے کہ مختلف کوچوں کے مسلم (احراری) نوجوانوں نے باقاعدہ یونین بنائی ہے۔ جس کے تین ہیڈکوارٹر ہیں یہ لوگ ہر روز ایک جگہ اکٹھے ہوتے اور اس راہ سے گذرنے والی غیر مسلم عورتوں پر آوازے کستے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں بد اخلاقی کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔

لکھنؤ ۸ مئی۔ ایک قریبی قصبہ فیصل گنج میں خوفناک آتشزدگی ہوئی۔ جس سے اکثر مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ لکھنؤ سے فائر بریگیڈ منگوایا گیا۔ مگر وہ راستہ کی خرابی کے باعث نہ پہونچ سکا۔ اور آگ خود بخود فرو ہوئی۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ کیا جاتا ہے۔

بنارس ۸ مئی۔ پنڈت مالویہ کو اسمبلی میں بھیجنے کے لئے ڈاکٹر بھگوان داس اسمبلی کی ممبری سے مستعفی ہو رہے ہیں۔ اور اس طرح پنڈت صاحب شہری حلقہ کی طرف سے اسمبلی میں منتخب ہو جائینگے۔

راولپنڈی ۷ مئی۔ سلور جوبلی کے سلسلہ میں سرکاری عمارتوں اور عبادتگاہوں میں روشنی کی گئی۔ احراری والنٹیروں نے ایک مسجد میں داخل ہو کر بجلی کی روشنی گل کر دی۔ یونین جیک اور جوبلی کے جھنڈے اتار کر ان کی جگہ ماتمی جھنڈے لہرا دیئے۔ اور فساد پیدا کرنا چاہا۔ منتظمین کو مجبوراً پولیس بلانی پڑی۔ جس نے پہونچ کر حالات پر قابو پا لیا۔

لنڈن ۸ مئی۔ جرمنی کے سائنسدانوں نے پانچ نہایت ہی خطرناک جنگی ہتھیار مکمل کئے ہیں۔ پہلا ہتھیار ایک گولی ہے جو چھ انچ موٹے لوہے کو چیر کر باہر نکل جاتی ہے دوسری ایک بندوق ہے۔ جو ایک منٹ میں ہزاروں گولیاں چلا سکتی ہیں۔ تیسرا ہتھیار ایک راکٹ ہے۔ جو دو سو میل تک مار کر سکتا ہے۔ چوتھی ایک گیس ہے جس سے ایک دیوار کھڑی کی جا سکتی ہے۔ جو نظر نہ آئے۔ اس گیس سے پُل آن واحد میں اڑائے جا سکتے ہیں۔ پانچواں ہتھیار ایک مشین گن ہے۔ جس کا وزن صرف ۸ پونڈ ہے۔ اور جسے ایک آدمی بآسانی اٹھا کر لے جا سکتا ہے۔

لنڈن ۷ مئی۔ نائب وزیر ہند نے آج دارالعلوم میں اعلان کیا۔ کہ کونسل آف سٹیٹ میں چھ نشستیں عورتوں کے لئے مخصوص کرنے کی تجویز کی گئی ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی